روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۰ | ہفتہ - ۳ رمضان - ۱۴۱۵ھ ، ۴ - تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۴ - فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبر سے بچو

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو(-) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض پا سکتا ہے۔ غرض }

نہ بزوری نہ بزاری نہ بزر مے آید

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہر مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۶-۳۹۷)

محبت بڑھانے کا ایک طریق تحائف ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک دوسرے کو تحفے پیش کرو محبت بڑھے گی اور عداوتیں اور رنجشیں دور ہوں گی۔ تو یہ بھی ایک بہت اچھا طریق ہے کہ تحائف کو رواج دیا جائے لیکن جب تحائف دیئے جائیں تو پھر آگے سے کیا سلوک ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ چپ کر کے تحفے وصول کرتے رہو اور سمجھو کہ بس ٹھیک ہو گیا بس (اللہ جزا دے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مضمون جو چھیڑا ہے اس کے تمام پہلو بیان فرمائے ہیں فرماتے ہیں کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کا بدلہ دے اگر وہ بدلہ دینے کی یعنی بعینہٖ اسی طرح واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا یا کسی وجہ سے مناسب نہیں سمجھتا۔ بعض دفعہ اگر ویسی ہی چیز واپس کی جائے تو دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہے بجائے حوصلہ افزائی کے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا بدلہ اتار دیا گیا ہے۔ تو ہر شخص کے اعلیٰ مزاج یا نسبتاً ادنیٰ مزاج کے مطابق سلوک ہوتا ہے۔ بعضوں کو تحفہ دینا ان کے لئے دل بڑھانے کا موجب بنتا ہے۔ بعض پژمردہ ہو جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اچھا جی ہم تو بڑے پیار سے لائے تھے کہ کچھ ہمارا احساس رہے گا۔ لیکن یہ دے کر ہماری وہ بات ختم کر دی۔ ان کا بھی علاج ممکن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اس کا شکریہ ادا کرے۔ کہے بہت اچھا ہے۔ بہت لطف آیا ہے۔ بہت میرے دل میں اس کے نتیجہ میں تمہارا پیار ا بڑھا ہے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے

باقی صفحہ ۷ پر

آج دنیا غیر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کیلئے ترس رہی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم فیض احمد صاحب زاہد مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم بشیر احمد صاحب زاہد آف بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب آف کنری ضلع عمرکوٹ سے مبلغ ۱۵۰۰۰(پندرہ ہزار) روپے حق مہر پر مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد نے مورخہ ۲۲- دسمبر ۱۹۹۴ء کو بمقام کنری ضلع عمرکوٹ میں پڑھا اور دعا کرائی۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم ارشاد احمد صاحب امینی ابن ڈاکٹر ظفر علی صاحب امینی آف جرمنی کا نکاح عزیزہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم گل محمد صاحب سندھی سے پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دار النصر غربی نے ۱۵- جنوری ۹۵ء کو بیت الذکر اقبال ربوہ میں پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم شاہد مجید صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب وڑائچ ایڈووکیٹ وڑائچ ٹاؤن ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۱۱-۱۸ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام "وقاص (مجید)" رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۴- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۴- فروری ۱۹۹۵ء

تقویتِ ایمان ــــ معرفت

ہمارے اردگرد جو کچھ بھی ہے اس کے متعلق ہمارا عمل اس بات کا متقاضی ہوتا ہے کہ ہم نے کسی چیز کو کتنا جان اور پہچان لیا ہے۔ جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ کسی چیز کی کیفیت کیا ہے ہمارا عمل اس کے متعلق اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والی بات ہوگی۔ ہمارے دل میں اگر کسی چیز سے محبت پیدا ہوتی ہے تو وہ اس لئے کہ ہم اس کے حُسن کی کیفیت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اور اسے پیار کرنے لگتے ہیں۔

اگر کسی چیز کے متعلق ہمارے دل میں ڈر پیدا ہوتا ہے تو وہ بھی اسی لئے کہ ہم اس چیز کے ضرر سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ آگاہی حاصل نہ ہو تو یقیناً ہمارے دل میں ڈر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ایک بچہ سانپ کو کھلونا سمجھ کر اپنے ہاتھ میں پکڑ سکتا ہے اسی طرح وہ شخص نہیں کر سکتا جسے یہ بات معلوم ہو کہ سانپ زہریلا ہے اور اسے ہاتھ میں پکڑنے کا نتیجہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ بچہ تو آگ کے انگارے کو بھی ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن بڑا آدمی جو جانتا ہے کہ آگ جلاتی ہے اسے ہاتھ نہیں لگاتا۔

اس آگاہی کو کہ کوئی چیز کیا اثر رکھتی ہے ہم اگر مذہبی انداز میں گفتگو کریں تو اسے معرفت کہیں گے۔ یعنی معرفت کے بغیر ہمارے اعمال درست نہیں ہو سکتے۔ ہمیں پتہ ہی نہ ہو کہ کسی بات کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ تو ہم کس طرح اسے صحیح طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

سب سے زیادہ معرفت جو انسان کے لئے اس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی کام آتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت ہے۔ صرف خدا تعالیٰ کو اس کا نام لے کر یاد کرتے رہنے سے ہماری زندگی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ خدا کی صفات ہمارے سامنے ہوں ہمیں ان کی معرفت حاصل ہو ہم ان کے مطابق خدا تعالیٰ کو یاد کریں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں تو کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کے موجود ہونے کے باوجود ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہم اس سے محبت نہیں کر سکتے ہم اس سے ڈر نہیں سکتے۔ محبت نہ ہونے کے نتیجہ میں نیک اعمال سرزد نہیں ہوں گے۔ اور ڈر نہ ہونے کے نتیجہ میں برے اعمال سے گریز نہیں ہوگا۔ پس معرفت نہایت لازمی ہے۔ ہر چیز کو جان اور پہچان لینا اور اسی طرح خدا کو بھی جان اور پہچان لینا بھی یعنی اس کی معرفت حاصل کر لینا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"تقویت ایمان کی بڑی ضرورت ہے۔ بغیر ایمان کے اعمال مثل مردہ کے ہوتے ہیں۔ ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتے ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اس عمل کی شان ہوگی۔ تو کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمزوری کے دیکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے۔ ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اس سے ڈرتا ہے پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اس سے کیوں نہ ڈرے۔ غرضیکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔"

اس ارشاد کے ماتحت ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ سب سے زیادہ ضروری معرفت ہے۔ چیزوں کو جان اور پہچان لینا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کو بھی جان اور پہچان لینا۔ کسی چیز کا ہم پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس سے آگاہی حاصل کر لینا۔ اللہ تعالیٰ کیا ہے۔ کیا کرتا ہے۔ کیا کر سکتا ہے۔ ہمارے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ ان سب باتوں کے جان لینے کو معرفت کہا جاتا ہے اور معرفت ہی ہمارے ایمان کی تقویت کا باعث بنتی ہے اور ایمان کی تقویت ہی ہمیں بہتر زندگی گذارنے کے سامان مہیا کرتی ہے۔ اور ہماری ہی زندگی کیا ہمارے اردگرد کے لوگوں کی زندگی یعنی معاشرے کی زندگی بھی اسی بات پر منحصر ہے۔

ہم بلندی کی طرف زینہ بہ زینہ جائینگے
لے کے اپنے ہاتھ میں خون اور پسینہ جائینگے
خود ہمیں آواز دیتی ہیں ہماری منزلیں
سوچ کر ذوقِ سفر کا ہر قرینہ جائینگے

ابوالاقبال

احمدی بچّے کا ترانہ

مری زندگی کا سہارا خدا ہے

اندھیرا ہے طوفاں ہے موجِ بلا ہے — ہر اک سمت پُر ہول شورش بپا ہے
شب و روز خطرات سے پُر ہیں لیکن — مجھے ڈر ہی کیا ہے مجھے غم ہی کیا ہے
میسّر ہے اب مجھ کو دولت یقیں کی — مری زندگی کا سہارا خدا ہے
نظر تیکھی تیکھی قدم ہلکے ہلکے — چلا جا رہا ہوں خوشی سے، سنبھل کے
زمانے کی ہر چیز تسخیر کر لے — کہا ہے مجھے میرے دل نے مچل کے
مَیں واقف ہوں منزل کی دشواریوں سے — کوئی دیکھ لے مجھ سے آگے نکل کے
ہر اک ناامیدی سے مَیں دُور تر ہوں — مصائب کے آنے پہ سینہ سپر ہوں
کوئی مجھ سے پُوچھے مرے دل کی حالت — شجاعت کا دلدادہ ہوں مَیں نڈر ہوں
مَیں مشکل کو مشکل سے پہچانتا ہوں — کٹھن راہ پر دل سے محوِ سفر ہوں
میں فرزندِ ایمان ہوں جان لو تم — مجھے دیکھ لو اور پہچان لو تم
کچل دونگا باطل کا سَر ایک دن مَیں — یہ مشکل ہے لیکن اسے مان لو تم
ہر اک لمحہ کہتی ہے خود اعتمادی — اُٹھو خود، کسی کا نہ احسان لو تم
مربّی بنوں گا مجاہد بنوں گا — میں نوعِ بشر کی اعانت کروں گا
گزاروں گا ہر لمحہ خوفِ خدا میں — غریبوں کی خدمت کا مَیں دم بھرونگا
بھیانک ہیں باطل کی تاریک راہیں — صداقت سے ان کو منوّر کرونگا
مرا اوڑھنا اور بچھونا اطاعت — اطاعت ہے دراصل روحِ عبادت
بڑوں کی بزرگی کا میں دِل سے قائل — تو چھوٹوں پہ رکھتا ہوں مَیں دستِ شفقت
کبھی مَیں جو نادار کے کام آوٴں — مرے دل کو ملتی ہے تسکین و راحت

مری زندگی کا سہارا خدا ہے

نورِ فطرت

اعلان برائے گورنمنٹ میرٹ سکالرشپس برائے طلباء وطالبات

○ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) لاہور ڈویژن لاہور نے گورنمنٹ میرٹ سکالرشپ کے لئے ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے لاہور بورڈ پنجاب یونیورسٹی لاہور (یعنی لاہور، شیخوپورہ، قصور، اور اوکاڑہ) سے سیکنڈری سکول / انٹرمیڈیٹ / بی اے / بی ایس سی کا امتحان بہار ۱۹۹۴ء پہلا سالانہ ۱۹۹۳ء پاس کرنے کے بعد اگلی جماعت میں پیشہ ورانہ تعلیم میں داخلہ لیا ہے سے مجوزہ فارمز پر درخواستیں طلب کی ہیں یہ درخواستیں متعلقہ تعلیمی اداروں کی وساطت سے زیادہ سے زیادہ ۳۱- جنوری ۹۵ء تک ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (کالجز) لاہور ایجوکیشن کمپلیکس ۹ہال روڈ لاہور کو پہنچ جانی چاہئیں۔ (مزید تفصیلات کیلئے روزنامہ جنگ ۱۷- جنوری ۹۵ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

مرکز عطیہ خون

○ مرکز عطیہ خون ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایڈز (AIDS) جیسی خطرناک بیماری کی تشخیص کے لئے ایڈز ٹیسٹ نہایت مناسب چارجز کے ساتھ کرنے کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے۔ کسی مریض کے لئے یا انتقال خون سے پہلے یہ ٹیسٹ کروانا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

خون کا عطیہ لینے سے پہلے دیگر اہم ٹیسٹ جو انتقال خون سے پہلے کئے جانے لازمی ہوتے ہیں ان کا بھی معقول انتظام ہے اور خون کو محفوظ رکھنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

مرکز عطیہ خون احاطہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں واقع ہے اور آج کل اس کے اوقات کار صبح 9 بجے سے 1 بجے تک اور شام 5 بجے سے 9 بجے تک مقرر کئے گئے ہیں۔ اس دوران ٹیلی فون پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے جس کا نمبر 212312 ہے۔

(صدر کمیٹی مرکز عطیہ خون)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان- مربی سلسلہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی ولادت یکم جنوری ۱۸۷۰ء کو ہوئی- ۱۹- نومبر ۱۸۹۰ء کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا- اور ۱۰- فروری ۱۹۴۵ء کو اپنے رب کریم کے حضور حاضر ہو گئے- آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور فدائی رفیق تھے- جنہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ذریعہ اپنی دامادی سے مشرف کیا- اور اپنے ایک خط میں حضرت نواب صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا-

میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسا کہ فرزندِ عزیز سے محبت ہوتی ہے- اور دعا کرتا ہوں کہ اس جہان کے بعد بھی خدا تعالیٰ ہمیں (-) آپ کی ملاقات کی خوشی دکھائے-

(تاریخ احمدیت جلد دہم ص ۴۸۷)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعزاز بھی بخشا کہ آپ کی ایک بیٹی حضرت بو زینب صاحبہ حضرت مرزا شریف صاحب کے عقد میں آکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو بنیں اسی طرح آپ کی پہلی بیگم کے بطن سے پیدا ہونے والے بیٹے حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی شادی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دوسری صاحبزادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے ہوئی-

خاندانی حالات حضرت نواب محمد علی خان صاحب ریاست مالیر کوٹلہ کے فرمانروا خاندان سے تعلق رکھتے تھے- جو نسلاً "شیروانی خاندان" ہے- جس کے جدِ امجد ایک باخدا بزرگ حضرت شیخ صدر جہاں ۱۴۶۹ء میں جلال آباد سے ہندوستان تشریف لائے- اور سلطان بہلول لودھی کی بیٹی سے ان کی شادی ہوئی- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں-

"حبی فی اللہ نواب محمد علی خانصاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ- یہ نواب صاحب ایک معزز خاندان کے نامی رئیس ہیں- مورثِ اعلیٰ نواب صاحب موصوف کے شیخ صدر جہان ایک باخدا بزرگ تھے جو اصل باشندہ جلال آباد سروانی قوم کے پٹھان تھے- ۱۴۶۹ء میں عہد سلطنت بہلول لودھی میں اپنے وطن سے اس ملک میں آئے- شاہ وقت کا ان پر اس قدر اعتقاد ہو گیا کہ اپنی بیٹی کا نکاح شیخ موصوف سے کر دیا- اور چند گاؤں جاگیر میں دے دیئے چنانچہ ایک گاؤں کی جگہ میں یہ قصبہ شیخ صاحب نے آباد کیا جس کا نام مالیر ہے- شیخ صاحب کے پوتے بایزید خاں نامی نے مالیر کے متصل قصبہ کوٹلہ کو تقریباً ۱۵۷۳ء میں آباد کیا جس کے نام سے اب یہ ریاست مشہور ہے- بایزید خاں کے پانچ بیٹوں میں سے ایک کا نام فیروز خاں تھا اور فیروز خاں کے بیٹے کا نام شیر محمد خاں' اور شیر محمد خاں کے بیٹے کا نام جمال خاں تھا- جمال خاں کے پانچ بیٹے تھے مگر ان میں سے صرف دو بیٹے تھے جن کی نسل باقی رہی یعنی بہادر خاں اور عطاء اللہ خاں- بہادر خاں کی نسل میں سے یہ جوان صالح خلف رشید نواب غلام محمد خان صاحب ہے جس کا عنوان میں ہم نے نام لکھا ہے خدا تعالیٰ اس کو ایمانی امور میں بہادر کرے اور اپنے جد شیخ بزرگوار صدر جہاں کے رنگ میں لاوے- سردار محمد علی خان صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی توجہ اور مہربانی سے ایک شائستگی بخش تعلیم پائی جس کا اثر ان کے دماغی اور دلی قویٰ پر نمایاں ہے- ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے اور باوجود عین شباب کے کسی قسم کی حدت اور تیزی اور جذبات نفسانی ان کے نزدیک آئے معلوم نہیں ہوتے-"

(ازالہ اوہام ص ۷۸۸-۷۸۷)

ولادت یکم جنوری ۱۸۷۰ء کو آپ کی ولادت ہوئی- ساڑھے سات برس کے تھے کہ آپ کے والد کی وفات ہو گئی اور چھوٹے بہن بھائیوں کی ساری ذمہ داریاں آپ پر آن پڑیں ابتدائی تعلیم آپ نے چیفس کالج (انبالہ لاہور) سے حاصل کی- دین سے آپ کو بہت محبت تھی- دین حق کی خاطر مالی قربانی کرنے میں ہمیشہ فخر محسوس کرتے- ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۴ء تک محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے وابستہ رہے اور اس کے لئے دل کھول کر چندہ دیتے- علی گڑھ کے مشہور سٹریچی ہال کی تعمیر میں جن اشخاص نے پانچ سو روپیہ دیا ان میں آپ بھی تھے- چنانچہ ہال میں تیسرے نمبر پر آپ کی یادگار مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہے

"پانچ صد روپیہ خان صاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ بشکریہ ولادت برخوردار محمد عبدالرحمٰن خان ۱۹- اکتوبر ۱۸۹۳ء"

حضرت بانی سلسلہ سے خط و کتابت و بیعت آپ کے استاد مولوی عبداللہ صاحب فخری کاندھلوی تھے انہوں نے ۴- مئی ۱۸۸۹ء کو حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اور حضرت نواب صاحب کو بھی حضرت بانی سلسلہ سے تعلق قائم کرنے کی تحریک کرتے رہتے تھے- چنانچہ آغاز ۱۸۸۹ء سے آپ نے حضرت بانی سلسلہ سے خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا- آپ نے اپنے ایک خط میں حضرت بانی سلسلہ کو اپنے روحانی علاج کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کی- جس پر حضرت بانی سلسلہ نے آپ کو جواباً تحریر فرمایا کہ دعا بلا تعلق نہیں ہو سکتی آپ میری بیعت کر لیں- مگر حضرت نواب صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں شیعہ ہوں

- - - - - - - - - - -

- - - - - اس لئے میں آپ کی بیعت کیسے کر سکتا ہوں؟- اس کا مفصل جواب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۷- اگست ۱۸۸۹ء کو تحریر فرمایا جو مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر چہارم میں شائع شدہ ہے- اس خط کے اگلے سال جولائی ۱۸۹۰ء میں آپ پہلی مرتبہ قادیان تشریف لائے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے فیضیاب ہوئے- بعدہٗ اگست ۱۸۹۰ء میں آپ حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے- اور بالآخر جب اطمینان قلب نصیب ہو گیا تو ۱۹- نومبر ۱۸۹۰ء کو آپ نے بیعت کر لی-

جولائی ۱۸۹۱ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم شائع فرمائی جس میں اپنے مخلص احباب کا ذکر کرتے ہوئے آٹھویں نمبر پر حضرت نواب کا خصوصی ذکر ان الفاظ میں تحریر فرمایا-

"میں قادیان میں جب وہ ملنے کے لئے آئے تھے اور کئی دن رہے پوشیدہ نظر سے دیکھتا رہا ہوں کہ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں اور منکرات اور مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کہ باوجود بہم پہنچنے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار ہو - معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بتوفیقہٖ تعالیٰ خود اپنی اصلاح پر آپ زور دے کر رئیسوں کے بیجا طریقوں اور چلنوں سے نفرت پیدا کر لی ہے-

(ازالہ اوہام ص ۷۸۹-۷۸۸)

حضرت نواب صاحب کی اہلیہ اول کی وفات آپ کی شادی اپنی خالہ زاد مہرالنساء بیگم صاحبہ سے ہوئی تھی جو بہت شریف النفس اور منتظم خاتون تھیں- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عہد کیا تھا کہ میں احمدیت کو سچا جانتی ہوں اور اس دفعہ زچگی سے فراغت کے بعد بیعت کر لوں گی- لیکن اجل نے مہلت نہ دی اور ۱۸۹۸ء میں زچگی کی حالت میں وفات پاگئیں-

(- احمد جلد دوم ص ۱۹۴)

حضرت بانی سلسلہ نے ان کی وفات پر ایک مکتوب میں حضرت نواب صاحب کو تحریر فرمایا' آپ کی بیوی (وفات یافتہ) کے لئے درد و الحاح سے دعائے مغفرت کروں گا- اسی طرح حضرت بانی سلسلہ نے اپنے تعزیتی مکتوب میں حضرت نواب صاحب کی بیگم صاحبہ کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور نواب صاحب کو استقامت عطا فرمائے-

حضرت بانی سلسلہ کی دامادی کا شرف ۱۷- فروری ۱۹۰۸ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت نواب صاحب کے ساتھ بیت اقصیٰ میں حضرت مولانا نورالدین (امام جماعت الاول) نے مبلغ ۵۶ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا-

اور رخصتانہ کی تقریب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد ۱۴- مارچ ۱۹۰۹ء کو عمل میں آئی- حضرت نواب صاحب اپنی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں- رخصتانہ نہایت سیدھی سادی طرز سے ہوا- مبارکہ بیگم صاحبہ کے آنے سے پہلے مجھ کو حضرت اماں جان نے فہرست جہیز بھیج دی اور دو بجے حضرت اماں جان خود مبارکہ بیگم صاحبہ کو لیکر میرے مکان پر تشریف لائیں- میں چونکہ (بیت الذکر) میں تھا اس لئے ان کو بہت انتظار کرنا پڑا اور جب بعد نماز میں آیا تو مجھ کو بلا کر حضرت اماں جان نے بایں الفاظ نہایت بھرائی ہوئی آواز سے کہا کہ "میں اپنی یتیم بیٹی کو تمہارے سپرد کرتی ہوں-" اس کے بعد ان کا دل بھر آیا اور فوراً واپس تشریف لے گئیں-

ایک اور سعادت:- اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب صاحب کو ایک اور سعادت یہ عطا فرمائی کہ آپ کی ایک بیٹی حضرت بو زینب بیگم صاحبہ نے حضرت بانی سلسلہ کی بہو بننے کا شرف پایا- ان کا نکاح ۲۷- رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ کو مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر حضرت مولانا نورالدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاوّل) نے پڑھا اور رخصتانہ کی تقریب ۹- مئی ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوئی-

خدماتِ سلسلہ:- حضرت نواب صاحب نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اپنے اوقات و اموال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سلسلہ احمدیہ کے لئے عملاً وقف کر دیئے' آپ کو حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں اور پھر آپ کے ائمہ کے دور امامت میں عظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الشان خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب آئینہ (-) اور اس سے پہلی تصانیف کی خریداری میں بھاری اعانت کی جس پر حضرت بانی سلسلہ نے اپنے اشتہار ۱۰۔ اگست ۱۸۹۲ء میں خوشنودی کا اظہار فرمایا اسی سال یعنی دسمبر ۱۸۹۲ء میں جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد ہوا جس میں آپ حضرت بانی سلسلہ کے خصوصی ارشاد کی تعمیل میں شریک ہوئے اور حضرت بانی سلسلہ نے جلسہ میں شمولیت کرنے والے ۳۲۷ رفقا کی فہرست میں نمبر ۳۰۱ پر آپ کا نام درج فرمایا۔ ۱۸۹۶ء میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست کی کہ میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب سے کلام الٰہی پڑھنا چاہتا ہوں چنانچہ حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد پر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (امام جماعت الاول) مع اہل و عیال مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ اور چند ماہ وہاں قیام فرمایا۔ اس دوران حضرت نواب صاحب نے ان کی خدمت اور خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ۱۸۹۷ء۔ ۱۸۹۶ء میں حضرت نواب صاحب نے "الدار" کی توسیع کے لئے دل کھول کر چندہ دیا۔ ۱۸۹۸ء کے آغاز میں تعلیم الاسلام سکول کا اجراء ہوا جس کے بہت سے اخراجات سال ہا سال تک آپ اپنی گرہ سے ادا فرماتے رہے۔ اسی سال ۱۸۹۸ء میں آپ کی تحریک پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے نام میموریل بھیجا جس کے آخر پر آپ نے جن ۳۱۶ رفقاء کے نام رقم فرمائے ان میں سر فہرست آپ کا نام لکھا۔ ۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک اشتہار میں اپنے رفقاء کے اخلاص کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت نواب صاحب کی نسبت یہ الفاظ تحریر فرمائے۔

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حبی فی اللہ سردار نواب محمد علی خاں صاحب بھی محبت اور اخلاص میں بہت ترقی کر گئے ہیں اور فراست صحیحہ شہادت دیتی ہے کہ وہ بہت جلد قابل رشک اخلاص اور محبت کے منار تک پہنچیں گے اور وہ ہمیشہ حتی الوسع مالی امداد میں بھی کام آتے رہے ہیں اور امید ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ خدا کی راہ میں اپنے مالوں کو فدا کریں گے۔" (تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۲۸۲)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ فراست بعد میں آنے والے واقعات نے حرف بحرف صحیح ثابت کر دی چنانچہ جولائی ۱۹۰۰ء میں مینارہ (-) کی تعمیر کے لئے ایک سو روپیہ چندہ دیا اور حضرت صاحب نے اپنے دست مبارک سے فہرست چندہ دہندگان میں پہلا نام حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کا اور دوسرا نام آپ کا درج فرمایا۔

نومبر ۱۹۰۶ء میں آپ فونوگراف لیکر حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے اس موقع کے لئے ایک نظم کہی جو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی آواز میں حضرت صاحب کی بعض دوسری منظومات کے ساتھ فونوگراف میں محفوظ کی گئی۔ جو قادیان کے باشندوں کو سنائی گئی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کرم دین بھیں والے کے دائر کردہ مقدمہ کے اخراجات کے لئے حضرت نواب صاحب نے ۱۹۰۴ء میں ۹۰۰ روپیہ کی رقم بھجوائی جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت بانی سلسلہ نے بہشتی مقبرہ کی آمد کے انتظام کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا قیام فرمایا اور اس کی مجلس معتمدین کے ۱۴۔ ممبروں میں آپ کو بھی نامزد فرمایا۔ آپ صف اول کے موصیوں میں تھے۔

حضرت نواب صاحب نے امامت اول کے زمانہ میں نہ صرف نظام "امامت" کے استحکام میں نمایاں حصہ لیا بلکہ جماعت کی مالی ضروریات کو پورا کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ چنانچہ جماعتی چندوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سلسلہ احمدیہ کے باتنخواہ پہلے مربی حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے سب اخراجات برداشت کئے۔ دارالضعفاء کے ۲۲۔ مکانوں کے لئے ایک وسیع قطعہ زمین بطور عطیہ دیا۔ اور وسط ۱۹۱۳ء میں الفضل کے اجراء پر مالی اعانت کی اور اس کے دفتر کے لئے اپنے مکان کی نچلی منزل مخصوص کر دی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

تیسرے شخص جس کے دل میں اللہ نے تحریک کی وہ مکرمی خان محمد علی خان صاحب ہیں۔ آپ نے کچھ روپیہ نقد ادا کیا کچھ زمین اس کام کے لئے دی۔ پس وہ بھی اس رو میں جو اللہ تعالیٰ نے الفضل کے ذریعہ چلائی حصہ دار ہیں اور سابقون الاولون میں ہونے کے سبب اس امر کے اہل ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کے مصائب سے محفوظ و مامون رکھ کر اپنے فضل کے دروازے ان کے لئے کھولے۔

(الفضل ۴۔ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۵)

حضرت امام جماعت الاول نے اپنے وصال سے چند روز قبل ۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو اپنے آئندہ جانشین کی نسبت جو مشہور وصیت لکھی اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے حکم سے حضرت نواب صاحب نے بھی دستخط فرمائے۔

امامت ثانیہ کے عہد مبارک میں حضرت نواب صاحب ۳۰ سال زندہ رہے۔ آپ نے امام جماعت الثانی کی ہر اہم تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔ خصوصاً ۱۹۲۳ء کے زمانہ ارتداد ملکانہ میں ایک ہزار روپیہ کی خطیر رقم دینے کے علاوہ پیرانہ سالی کے باوجود اپنے خرچ پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور حضرت شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سب جج علی گڑھ کو لے کر ملکانہ قوم کے علاقوں میں تشریف لے گئے۔ جہاں حکام اضلاع سے ملاقاتیں کیں اور کئی کئی دن پیدل چل کر علاقہ ملکانہ کا دورہ فرمایا واقعات کا قریب سے جائزہ لیا اور اس میدان میں کام کرنے والے مخلصین کو ہدایات دیں۔ نومبر ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا آغاز ہوا تو آپ اس کی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہوگئے۔ غرضیکہ حضرت نواب صاحب زندگی بھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بھرپور نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت حاصل کرتے رہے اور یہ عرصہ ۵۴ سال تک پھیلا ہوا ہے۔

وفات حضرت نواب صاحب کی طبیعت اگست ۱۹۴۴ء سے علیل چلی آ رہی تھی۔ بالآخر ۱۰۔ فروری ۱۹۴۵ء کو اپنے مولائے حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کا جنازہ پڑھایا جس میں قادیان کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے افراد بھی شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار والے احاطہ میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بائیں جانب آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت نواب صاحب کے مزار پر جو کتبہ نصب کیا گیا اس کی عبارت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے تجویز فرمائی جو یہ ہے۔

"مزار حضرت نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ جو یکم جنوری ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۰ء میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بیعت سے مشرف ہوئے اور ۱۰۔ فروری ۱۹۴۵ء کو قادیان میں وفات پا کر اپنے مولا کے حضور پہنچ گئے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے خاص (رفقاء) میں سے تھے (-) حضرت صاحب نے اپنی صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ذریعہ انہیں اپنی دامادی سے مشرف کیا اور ان کے متعلق ازالہ اوہام میں لکھا:۔

جوان، صالح...... ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے۔ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے.......... منکرات و مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو۔"

اور اپنے خط میں نواب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسا کہ اپنے فرزند عزیز سے محبت ہوتی ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اس جہان کے بعد بھی خدا تعالیٰ ہمیں (-) آپ کی ملاقات کی خوشی دکھائے۔"

اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے نقش قدم پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا - یکم - اپریل ۱۹۵۵ء

ہماری تاریخ

The TRUTH

LAGOS, FRIDAY April 1, 1955.

AN AHMADIYYA PUBLICATION

Ahmadiyya College, Kumasi Has Hundred Percent Pass In Cambridge Examination

The Joint Efforts Of The African And The Pakistanis Are Producing Marvellous Results Says The Principal

Ahmadiyya College, Kumasi which sent its students for the Cambridge examination for the first time has secured hundred percent results.

اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض پا سکتا ہے۔ غرض ؎

نہ بزوری نہ بزاری نہ بزرے آید

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہر مقصود ملتا ہے اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) نے اپنے خطبہ میں عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے اخبار میں شائع ہونے والے ان کے ایک بیان کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ان کے اس بیان میں جماعت احمدیہ کے متعلق اس حسرت و یاس کا اظہار کیا گیا ہے کہ باوجودیکہ سب لوگوں نے مل جل کر احمدیہ جماعت کی بڑی مخالفت کی ہے یہ جماعت آگے سے آگے ہی بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی حوالے میں اشرف صاحب نے اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ جماعت کے مخالفین میں جو لوگ شامل تھے ان کی حیثیت پہاڑوں جیسی مضبوط تھی لیکن اس کے باوجود وہ احمدیہ جماعت کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔

اگرچہ عبدالرحیم صاحب اشرف مخالفانہ انداز میں لکھتے تھے۔ لیکن عام طور پر ان میں متانت کا رنگ پایا جاتا تھا۔ انہیں اس بات کا تو افسوس تھا کہ احمدیہ جماعت کے خلاف کوئی بات بھی کار آمد ثابت نہیں ہو رہی۔ اور یہ جماعت دیکھتے ہی دیکھتے کہاں سے کہاں نکل گئی ہے' لیکن وہ یہ باتیں برخلاف اخبار لولاک (فیصل آباد) بڑی متانت سے کہتے تھے۔

جب حضرت امام جماعت الثالث نے ربوہ کے صحافیوں کی انجمن تشکیل کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کام حضرت صاحب کے منشاء کے مطابق ہی کیا گیا تھا۔ تو ایک دفعہ مکرم عبدالرحیم صاحب اشرف اور ان کے ایک ساتھی حکیم عبداللہ صاحب جو اچھے طبیب مانے جاتے تھے ربوہ تشریف لائے تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے انہیں انجمن صحافیان کی طرف سے چائے کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر میں بھی حاضر تھا۔ چائے کے دوران متعدد دینی امور زیر بحث آئے۔ اور عبدالرحیم صاحب اشرف کے علاوہ مکرم حکیم عبداللہ صاحب نے بھی اس گفتگو میں نمایاں حصہ لیا۔ اس گفتگو کو دہرانے کا موقعہ تو نہیں ہے لیکن یہ ضرور کہا جانا چاہئے کہ یہ ساری گفتگو بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی۔

اس کے بعد ایک دفعہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب' محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل محترم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل اور خاکسار نسیم سیفی ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید عبدالرحیم صاحب اشرف سے ملاقات کے لئے فیصل آباد گئے۔ وہاں اشرف صاحب نے ہماری بڑی پر تکلف چائے کے ساتھ ہماری تواضع کی اور ہنستے مسکراتے ہوئے مختلف موضوعات پر باتیں کیں۔ انہیں اصرار اس بات پر تھا کہ احمدیہ جماعت کسی بیرونی طاقت کی ایجنٹ ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت میں جو میری حیثیت ہے اور جن کاموں کی ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے ان کی موجودگی میں یہ ممکن نہیں کہ جماعت کسی بیرونی طاقت کی ایجنٹ ہو اور مجھے اس بات کا علم نہ ہو۔ میں حلفاً" کہہ سکتا ہوں کہ میرے علم میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں آئی جس سے جماعت کے کسی بیرونی ایجنٹ ہونے کا ثبوت مل سکے۔ میں نے ان سے مزید کہا کہ اگر مجھ جیسے لوگ بھی اس سے ناواقف ہیں تو غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا کام کس طرح چل سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے آپ کو علم نہ ہو۔

ان کی گفتگو سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ بات سنی سنائی کہہ رہے تھے یا انہیں اس بات کا از خود یقین تو نہیں ہے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ جب مخالفانہ بات کرنی ہو تو پھر ایسی بات ضرور کی جانی چاہئے۔ ہماری اس ملاقات کے بعد اشرف صاحب نے المنبر کا ایک سالنامہ شائع کیا جس میں اس ملاقات کا تفصیلی ذکر کیا۔ انہوں نے اس ملاقات سے جو تاثر لیا۔ اور جو بات انہوں نے ملاقات کے دوران بار بار کہی وہ یہ تھی کہ باتیں مناظرانہ رنگ میں ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ یا یہ جانتے ہوئے کہ ان کا اعتراض وزنی نہیں ہے جب کسی بات پر زور دیتے تھے تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مناظرانہ رنگ ہی میں اس کا جواب دے کر انہیں خاموش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ خاموش کرنے کی کوشش میں نے اس لئے کہا ہے کہ اس قسم کے لوگ عام طور پر خاموش ہوتے نہیں۔

وہ بار بار اس بات کا تقاضا بھی کرتے رہے کہ اگر الفضل کی ساری جلدیں کہیں سے مل سکیں تو وہ خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ خاص طور پر شروع کے سالوں کی جلدیں جو ان کے پاس موجود نہیں تھیں۔ مقصد تو یہی ہو گا کہ ان میں سے بھی کوئی نہ کوئی بات نکالی جائے اور اسے اعتراض کے رنگ میں پیش کیا جائے۔ ان کے پاس ایک اچھی خاصی لائبریری تھی جس میں سلسلہ کا تقریباً سارا لٹریچر موجود تھا۔ الفضل کے پرانے پرچے ان کے پاس نہیں تھے اور انہیں حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتے رہتے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ المنبر کا نام پہلے المنیر تھا لیکن وہ غالباً یہ سمجھ کر کہ المنیر سے یہ مفہوم نہیں نکلتا کہ میں اپنی بات دوسروں تک پہنچانی چاہتا ہوں انہوں نے المنبر کا نام بدل کر المنبر رکھ لیا۔ گویا کہ وہ ممبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں یا اپنی باتیں دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔

انہوں نے اپنے پرچے کے لئے احمدیت کے خلاف مواد حاصل کرنے کی خاطر ایک شخص منہاج صاحب کو ربوہ بھیجنا شروع کیا۔ مجھ سے بھی وہ کئی دفعہ ملے۔ وہ بعض اوقات یہاں سے کچھ کاغذات لے جاتے تھے اور انہیں توڑ مروڑ کر یا غلط سلط مفہوم دے کر المنبر میں شائع کروا دیتے تھے۔

ان سب باتوں کے باوجود المنبر' اس کے ایڈیٹر صاحب اور ان کے ساتھ کام کرنے والے کسی کو بھی یہ تسکین حاصل نہ ہو سکی کہ ان کی کارروائیوں سے احمدیہ جماعت کو کوئی زد پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت نہ صرف پہلے کی طرح ترقی کر رہی ہے۔ بلکہ اب پہلے سے کئی گنا بڑھ کر ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور خدا نے چاہا تو جس طرح حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا ہے۔ ہماری ترقی کی مثال یہ ہو گی کہ ہوائیں جھکڑ بن گئی ہیں۔ اگر پہلے آہستہ آہستہ ترقی ہو رہی تھی تو اب خدا کے فضل سے اس میں تیز رفتاری آگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس سلسلے میں پوری سعی کر سکیں۔

فرقہ واریت کا علاج

روزنامہ ڈان اپنے ۴- جنوری ۱۹۹۵ء کے شمارے کے اداریے میں کہتا ہے:-

آج کے دور میں فرقہ واریت سے نجات پانے کے لئے جن اقدامات کی ضرورت ہے ان کے راستے میں موجودہ مشکلات کو اہمیت نہ دینا حقائق سے لاعلمی کے مترادف ہے۔ ایسے عناصر موجود ہیں جو مذہبی جنون اور فرقہ واریت کی آڑ میں معاشرے کے موثر سیاسی طبقوں سے مراعات حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اس سے حکومت کو خائف نہ ہونا چاہئے اور خطرے کے حد تک بڑھی ہوئی فرقہ وارانہ شدت پر قابو پانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی نہیں کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں ایک قانون کی تیاری کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جس سے دینی مدرسوں کو رجسٹر کیا جائے گا۔ ان کے نصاب پر نظر رکھی جائے گی۔ اور اس کی انتظامیہ کو اس طرح مربوط کیا جائے گا۔ کہ ان کے ذریعے سے فرقہ وارانہ تعصبات کو فروغ نہ مل سکے۔ اس قانون کا یہ بھی مقصد ہے کہ دینی اداروں کو ہمارے پہلے سے گڑبڑ کا شکار معاشرے میں مزید خرابیاں اور فرقہ وارانہ مسائل کی جنم گاہ اور پرورش گاہ بننے سے روکا جا سکے۔ بہت حد تک وہ ماحول جو آج ملک میں فرقہ وارانہ خرابیوں کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ ہے یہ افغانستان کے جہاد کے ایام کی ایک ناخوش گوار یاد ہے۔ ملک میں مہلک اسلحہ کی فراوانی نے تشدد کے اضافے میں جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔

اس بات کی شہادتیں موجود ہیں کہ ملک میں تشدد اور مذہبی جنون کے جذبات میں اضافے کا وقت وہ تھا جب افغانستان میں "جہاد" ختم ہوا۔ اور افغانستان کی سرزمین سے آخری روسی فوجی واپس اپنے ملک روانہ ہو گیا۔ پنجاب اس کا سب سے بڑا نشانہ ہے۔ جہاں ایک اندازے کے مطابق ۲۰۰- افراد ان ہنگاموں میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جو مذہبی اختلافات کی بناء پر شروع ہوئے تھے۔ یہ اعداد و شمار ۱۹۸۹ء کے بعد کے ۵ سالوں کے ہیں۔ دو مذہبی فرقوں تحریک فقہ جعفریہ اور انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے درمیان جھگڑے کی سطح ہولناک حد تک بلند ہو گئی ہے۔ ان دونوں کے درمیان کامل طور پر غیر ضروری تنازعہ کا ایک ہولناک نظارہ مسجد صدیق اکبر پر حملہ کا واقعہ ہے۔ کراچی کی مڈل کلاس کی رہائشی کالونی میں واقع اس مسجد میں سات نمازی گولیوں کا نشانہ بن کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس کے جواب میں کئی امام بارگاہوں پر حملے کئے گئے اور مخالف فرقے کے انفرادی ارکان کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

اسلام آباد میں اتوار کے روز ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے بتایا کہ قومی اسمبلی میں جلد ہی ایک قانون پیش کیا جائے گا۔ جس کا مقصد معاشرے میں سے فرقہ واریت کا خاتمہ ہے۔ اس بل کا خاص مقصد دینی مدارس کے انتظامات کو منظم کرنا ہے۔ یہ ایک ایسا کام ہے جو بہت عرصہ پہلے ہو جانا چاہئے تھا۔

یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ ان میں سے بعض ادارے نوجوان ذہنوں کو فرقہ واریت کے زہر سے مسموم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اور ان میں فرقہ وارانہ جرائم کرنے والے کارکنوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ اور اس کا مقصد مذموم فرقہ وارانہ مقاصد کا حصول ہے۔ ان مدارس کا انتظام درست کرنے کے لئے ان کو سرکاری انتظامیہ کے کنٹرول میں دینا مناسب رہے گا۔ یہ بات بھی سب جانتے ہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۸۷۱

میں Khadijah ...... زوجہ محمد رشید پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت .... ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۵۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۳۰۰ گرام مالیتی ۷٬۵۰۰٬۰۰۰ روپے (۳) حق مہر ۷۰٬۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۵۷٬۵۷۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Khadijah ...... انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ نسبون محمود SH ولد Koeong محمد یوسف صاحب انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۲

I Miss Nella Farianti D/o Tiyono

پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت ۲۳-۳-۸۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ / ۹۳-۹-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۷۵٬۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Miss Nella Farianti D/o Tiyono انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ نسبون محمود Sh ولد Koeong محمد یوسف انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۳

I Miss Syaidah D/o Adi Harwan

پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت ۲۳-۳-۸۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵٬۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Miss Syaidah انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ نسبون محمود Sh ولد Koeong محمد یوسف

مسل نمبر ۲۹۸۷۴

I Miss Sulastri D/o Ngatiman

پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت ۱۹۹۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی نیکلس وزنی ۶ گرام مالیتی ۱۳۲٬۰۰۰ روپے (۲) طلائی Bangle وزنی ۹ گرام مالیتی ۱۵۳٬۰۰۰ روپے (۳) طلائی انگوٹھی وزنی ایک گرام مالیتی ۱۷٬۰۰۰ روپے اور چار بالیاں وزنی ایک گرام مالیتی ۲۲٬۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۳۲۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Miss Sulastri D/o Ngatiman انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ نسبون محمود Sh ولد Koeong محمد یوسف گواہ شد نمبر۲ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۵

میں فریدہ زوجہ Tiyono simin پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۱۵٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰٬۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فریدہ زوجہ Tiyono simin گواہ شد نمبر۱ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ نسبون محمود Sh ولد Koeong محمد یوسف انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۶

I Miss Rahmaniah D/o Adi Harwan Basir

پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت ۲۳-۳-۸۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Miss Rahmaniah انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ نسبون محمود Sh ولد Koeong محمد یوسف انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۷

میں احمد Zaeni ولد عبدالجمیل صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۷۳ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دھان کا کھیت برقبہ ۲۰۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۴٬۷۵۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۴٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۷۵۰۰۰ روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ احمد Zaeni ولد عبدالجمیل صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ بصیر الدین احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ امیر الدین ولد ARba انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۸

میں Mrs Siti Hawa بیوہ محمد عارف صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت برقبہ ۲۹۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۷٬۷۵۰٬۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۱۵ گرم مالیتی ۳۷۵٬۰۰۰ روپے (۳) حق مہر ۱۲۵٬۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۸٬۲۵۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰٬۰۰۰ روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Siti Hawa انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ بصیر الدین احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ امیر الدین ولد Arba انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۹

میں محمد الیاس ولد Satria پیشہ مزدوری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۷-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۷۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ ۵۰ مرلہ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۵٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۱۲۰٬۰۰۰ روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد الیاس آف انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ بصیر الدین احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ امیر الدین ولد Arba جابر انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۸۰

میں عبدالعزیز Adly ولد محمد Adly پیشہ پنشنر عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۵۰-۷-۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۶-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ریڈیو Casette مالیتی ۱۳۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۸۰٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالعزیز Adly انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱

Dindin Muzahiddin s/o Komar sutisnu M Indonesia

گواہ شد نمبر۲ زبیر یوسف ولد یوسف انڈونیشیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۹۸۸۱

I Jumhawi S/o Jamsari

پیشہ مزدوری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۱۵۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔ ۲۰۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۶۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Jumhawi انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ بصیر الدین احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ امیر الدین انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۲

میں عبد الکبیر ولد سلیمان Adesina پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر ۳۰ سال بیعت یکم جنوری ۱۹۸۵ء ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۲-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔ ₦۱۵۰ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الکبیر لیگوس نائیجیریا گواہ شد نمبر ۱ حافظ عبد الغنی شوہی وصیت نمبر ۲۶۴۸۵ گواہ شد نمبر ۲ Musillv Kolawole Uthman نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۳

میں عطاء اللطیف ولد آصف ممتاز قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء اللطیف ۱۵- اے غلام نبی کالونی سمن آباد ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ محمد اقبال خان وصیت نمبر ۱۷۱۳۹ سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر ۲ سید مقصود احمد بخاری وصیت نمبر ۲۳۱۴۴ سمن آباد لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۴

میں عطاء العلیم ولد آصف ممتاز صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۴-۷-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء العلیم ۱۵- اے غلام نبی سمن آباد ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ شکیل احمد صدیقی وصیت نمبر ۲۷۹۶۱ سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر عبد الشکور میاں وصیت نمبر ۲۴۱۳۰ سمن آباد لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۵

میں عبد العزیز محمود ولد عبد اللطیف اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال نو ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کمرشل کالونی بہاولپور حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد العزیز محمود A-۱۳ کمرشل کالونی بہاولپور حال میڈیکل کالج لاہور گواہ شد نمبر ۱ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری غلام احمد وصیت نمبر ۱۷۴۲۷۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۶

میں رشیدہ بیگم زوجہ سخی محمد قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنیالہ ساہیاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- ترکہ والد صاحب ۳ کنال زمین مالیتی تیس ہزار روپے۔ ۲- زیورات طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی۔ پندرہ ہزار روپے۔ ۳- حق مہر پانچ صد روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ ۴۵۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۵ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشیدہ بیگم زوجہ سخی محمد پنیالہ ساہیاں p.o خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱ محمد لطیف ولد خوشی محمد پنیالہ ساہیاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۲ عابد حسین ولد چوہدری نذیر احمد پنیالہ ساہیاں ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۷

میں زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک کالا ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- ترکہ والد صاحب تین کنال زمین مالیتی ۳۰ ہزار روپے۔ ۲- نقد رقم دس ہزار روپے۔ ۳- زیور طلائی ایک تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے۔ اور حق مہر دو ہزار روپے۔ کل جائیداد سنتالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ بیگم ساکن چک کالا p.o منجوں چک ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱ شکیل احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ خادم حسین ولد غلام نبی۔

مسل نمبر ۲۹۸۸۸

میں کوثر تنویر بنت محمد یوسف بھٹی قوم اعوان بھٹی پیشہ تدریس عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- طلائی زیورات وزنی دس تولہ مالیتی۔ ۴۶۰۰۰ روپے۔ ۲- سلائی مشین مالیتی تین ہزار روپے۔ ۳- ٹریولر چیک ۴۵۰ پونڈ جو پاکستانی کرنسی میں۔ ۲۱۴۰۰ روپے۔ اور جرمن کرنسی میں ۲۰۰ مارک جو پاکستانی کرنسی میں ۳۴۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ ۷۳۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۲۷۰۰ روپے ماہوار بصورت تدریس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کوثر تنویر بنت محمد یوسف بیت السکینہ جہلم روڈ چکوال گواہ شد نمبر ۱ ملک نذیر احمد صدر جماعت احمدیہ چکوال گواہ شد نمبر ۲ ملک مبارک احمد ولد ملک کرم دین چکوال۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۱

شکر کا حق ادا کر دیا تو بدلے سے مراد بالکل مادی بدلے نہیں ہیں جہاں وہ توفیق ہو وہ موقع اور محل کے مطابق فوری نہیں کسی وقت وہ بھی ضروری ہے۔ لیکن اتنا کر دینا بھی اس نصیحت پر عمل در آمد کرنے کے مترادف ہے عین مطابق ہے جو رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ شکریہ ایسے احسن رنگ میں ادا کرے کہ تحفے والے کا دل خوش ہو جائے یہی اصل بات ہے تحفے کے نتیجے میں دلوں کی خوشی درکار ہوتی ہے وہی مقصود ہوتی ہے اس کا دل اتنا خوش کر دو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ بدلا اتر گیا ہے۔ میرا تجربہ ہے بعض لوگوں کو تحفہ دیا جائے تو اتنا زیادہ شکر کا اظہار کرتے ہیں کہ آدمی شرمندہ ہو جاتا ہے یہ وہم بھی باقی نہیں رہتا کہ اس کے اوپر کچھ باقی چڑھا ہوا ہے انسان اس کے اظہار شکر کا ممنون ہو کر زیر بار ہو جاتا ہے۔

تو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی انسانی فطرت پر بہت گہری نظر تھی۔ اور ایک دنیا کے عظیم معلم کے طور پر لازم تھا کہ آپؐ کو فطرت کے گہرے راز سکھائے جائیں۔ پس ہر موقعے کی ہر موقعے اور محل کے مطابق اس کی مناسبت سے نصیحت آپؐ نے فرمائی ہے اور کوئی پہلو کوئی تعلیم و تربیت کا پہلو باقی نہیں چھوڑا۔

(از خطبہ۔ ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۵

کہ ان میں سے کئی ادارے غیر ممالک سے مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ایسے خطرناک نتائج کی صورت میں بر آمد ہوتا ہے۔ جو سیاسی اور سماجی طور پر ہمارے لئے ناخوش گوار ہوتے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی منصوبہ بندی کے بغیر فرقہ وارانہ تشدد اور مذہبی عدم رواداری کو موثر طور پر روکا نہیں جا سکتا۔

افسوس کی بات ہے کہ کئی علماء نے حکومت کے ارادوں کے بارے میں بے جواز تنقید کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان علماء کی ۲۱- رکنی ایکشن کمیٹی معاملے کو الجھانے سے باز رہے گی اور اس بارے میں مناسب قانون سامنے آنے کا انتظار کرے گی۔

وزیر داخلہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ حکومت اس بارے میں مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ افراد سے بھی فرقہ وارانہ تشدد کو کچلنے کے موضوع پر بات چیت کرے گی۔ اس طرح سے ان کو یہ موقعہ مل سکے گا کہ مدارس کو منظم کرنے کے مسئلے پر اپنا نکتہ نظر پیش کر سکیں اور ایک ایسا نظام رائج کیا جا سکے جو فرقہ وارانہ تعصبات کو ان اداروں سے ختم کر سکے اور وہ آرام و سکون سے اپنی دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔

(روزنامہ ڈان ۴- جنوری ۱۹۹۵ء)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 2- فروری-1995ء

سردی میں کمی ہے'
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سرحد میں کوئی سیاسی بحران نہیں۔ اپوزیشن سے مفاہمت کیلئے حکومت کے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ خوبصورت انداز سے حکومت چلا رہے ہیں۔

○ صدر نے کہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل ضروری سمجھے تو فرقہ واریت پر قابو پانے کے لئے قوانین میں مناسب ترمیم تجویز کرے۔

○ سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کو سپریم کورٹ کے حکم پر رہا کیا گیا۔ تو جیل کے گیٹ پر ایک اور مقدمہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ ایف آئی اے کے سپیشل انوسٹی گیشن یونٹ اور اسلام آباد کمرشل بینک سرکل کی ٹیم نے انہیں بتایا کہ وہ ایک اور مقدمے میں مطلوب ہیں۔ یہ ٹیم چوہدری شجاعت حسین کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر لے گئی ان پر الزام ہے کہ انہوں نے پھالیہ شوگر ملز کیلئے بوگس ناموں پر ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کا قرضہ لیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد نواز کھوکھر جو گذشتہ روز ضمانت پر رہا ہوئے ہیں نے مسلم لیگ (ن) میں فارورڈ بلاک بنا لیا ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ گروپ میں مجھ سمیت ۱۲۔ ارکان شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پارٹی قیادت سے اختلافات کے باعث پارٹی چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپوزیشن میں ہی رہیں گے اور کسی پارٹی میں شامل نہیں ہوں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور قائم مقام قائد حزب اختلاف چوہدری پرویز الٰہی کو اسمبلی میں لانے کے لئے تحریک استحقاق پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے مسترد کر دی۔ رکن پنجاب اسمبلی مسٹر ایس اے حمید نے کہا کہ قائم مقام اپوزیشن لیڈر کو جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کر کے آئینی اور قانونی فرائض کی ادائیگی سے روکا جا رہا ہے ان کے بغیر ایوان نامکمل ہے۔ وزیر قانون نے کہا کہ وفاقی ادارے نے ان کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے انہوں نے خود گرفتاری پیش کی ہے۔ وفاقی حکومت ایسے معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے ارکان نے اپنے منتخب اسیر رہنماؤں کی رہائی کے لئے پنجاب اسمبلی کے باہر جلوس نکالا۔ اراکین نے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ جلوس کی قیادت سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کی۔

○ ایم کیو ایم کے متحارب دھڑوں میں ۱۶۔ یرغمالیوں کا باہمی تبادلہ کیا گیا۔ رات بھر فائرنگ ہوتی رہی۔ کراچی میں جیولرز شاپ لوٹنے والے ڈاکوؤں اور پولیس میں فائرنگ ہونے سے ایک ڈاکو سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے۔ ڈاکو ایک ٹرانسپورٹر سے دس لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ ۱۱۔ وارداتوں میں ۷۔ گاڑیاں چھین لی گئیں۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اس سال پیپلز پارٹی کا اقتدار ختم کر کے اسلامی حکومت قائم کر دیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن چھ بار ریکوزیشن کے ذریعے اسمبلی کا اجلاس طلب کر چکی ہے۔ بار بار ریکوزیشن کر کے اجلاس بلانے کے معاملے کو آئینی تشریح کی غرض سے صدر کو بھجوانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ تجویز ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ صدر کو تجویز بھجوائیں اور صدر یہ ریفرنس سپریم کورٹ کو پیش کریں گے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ہمارے اپنے مسائل ہیں ہم بہاریوں کو قبول نہیں کر سکتے۔

○ کراچی میں جنوری میں ۱۵۰۔ افراد مارے گئے۔ ان میں ۱۳۔ پولیس اہلکار' ۷ ایم کیو ایم حقیقی گروپ' ۵ الطاف گروپ اور ۷ پیپلز پارٹی کے' اس کے علاوہ سپاہ صحابہ کے ۵' تحریک جعفریہ کے ۴ اور جئے سندھ ترقی پسند پارٹی کے ۶ کارکن شامل ہیں۔

○ پاکستان اور اومان کے درمیان ہولڈنگ کمپنی کے قیام پر اتفاق کر لیا گیا ہے۔ دونوں ملکوں میں فیری سروس ستمبر سے شروع ہو گی۔

○ اسلام آباد سے ۶۵ کلومیٹر دور کھوڑ کے قریب پری والا میں تیل اور گیس کے نئے ذخیرے دستیاب ہوئے ہیں۔ یہاں سے روزانہ ۲ ہزار بیرل تیل اور روزانہ ڈیڑھ کروڑ مکعب فٹ گیس حاصل ہو گی۔

○ امریکی وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے پاکستان کے لئے امداد پر پابندی کی مخالفت کر دی ہے۔ نیویارک میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے پریسلر ترمیم کو غلط اور یکطرفہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہتھیاروں کی فروخت اور امداد پر پابندی خطے میں فوجی دباؤ کم کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے اور اس سے ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ روکنے کی کوششوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔

○ مصر میں اردن' پی ایل او اور اسرائیل کا سربراہی اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۵- فروری ۱۹۹۵ء کو ملک گیر ہڑتال کی وجہ سے الفضل کا دفتر بند رہے گا۔ لہٰذا اُس روز کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

ضروری اعلان

رؤف بک ڈپو عنقریب تبدیل ہو کر کچھ عرصہ کیلئے کالج روڈ پر نزد چرغہ ہاؤس منتقل ہو رہی ہے۔
احباب نوٹ فرمالیں فون 212297

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

لذیذ چرغہ ہاؤس
یکم فروری سے ایک ماہ کیلئے
خصوصی رعایت
صدر صاحب عمومی ربوہ کی نیک خواہشات کے مطابق
چرغہ ۹۰ روپے (۱۰ روپے کم)
چکن کڑاہی ۱۱۰ روپے (۱۰ روپے کم)
مٹن کڑاہی ۱۱۰ روپے (۱۰ روپے کم)
سادہ نان ۵۰۔ روپے' روغنی نان ۲ روپے
مچھلی فرائی ۱۴۰ روپے (۱۰ روپے کم)
شامی کباب ۵۰۔ ۲ روپے
اوقات کار شام ۴ تا ۱۰ بجے رات
فون 918 - 212201

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۰,۰۰۰/- ڈش ۵ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 356422 / 7235175

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔
زود جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد
معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس- 534

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد آف سرگودھا

آئندہ مبارک دنوں میں
کیوریٹو سروسز
کیوریٹو کلینک گول بازار ربوہ فون 606
کیوریٹو ڈسٹری بیوشن ربوہ فون 211283
کیوریٹو ہیڈ آفس ربوہ فون 771
فیکس 212299 - 04524
روزانہ 8 تا 3 بجے۔
ناغہ جمعۃ المبارک
نوٹ :- کیوریٹو ادویات سحری کے وقت' افطاری کے وقت اور سونے سے پہلے استعمال کریں۔ نیز اب 300 بیماریوں کی 300 شفا بخش خوشبویات Curative Smells بھی مرض کا نام بتا کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فی سمیل -/Rs.20 ڈاک خرچ -/Rs.10
مبارک دنوں میں سمیلز کا ڈاک خرچ بذمہ کمپنی لٹریچر مفت